احمد

دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31717

الاستفتاء

میں نے گھر کی تعمیر کیلئے ٹھیکہ کیا۔ اور ٹھیکیدار سے کہا کہ آپ پانچ ماہ میں گھر مکمل کر کے دو گے لیکن ٹھیکیدار نے کہا کہ ۶ ماہ میں مکمل کریں گے۔ اس بات پر اتفاق ہوا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں گھر مکمل ہوگا۔ اگر مکمل نہ ہوا تو جتنا عرصہ لیٹ ہو گا اتنے عرصہ کا کرایہ ٹھیکیدار ادا کرے گا۔ اس معاہدہ کو گواہان کی موجودگی میں تحریری شکل دی گئی۔ کیا شرعی طور پر یہ معاہدہ کرنا درست ہے؟۔ اگر ٹھیکیدار مکان تاخیر سے تعمیر کرتا ہے تو اس سے طے شدہ حساب سے کرایہ کا تقاضا کرنا جائز ہے؟

شریعت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں

السائل: عبداللہ

الجواب بعون الملک الوھاب

متعینہ مدت میں گھر مکمل نہ ہونے کی صورت میں ٹھیکیدار سے بطور جرمانہ کرایہ وصول کرنا تو جائز نہیں ہے۔ البتہ ٹھیکیدار کو بھی چاہیے کہ وہ متعینہ مدت میں معیار کا خیال رکھتے ہوئے کام پورا کر کے دے بلا وجہ تاخیر نہ کرے۔ البتہ دینی لحاظ سے تاخیر ہو جائے تو ٹھیکیدار پر وعدہ خلافی کا الزام نہ ہوگا۔

لما فی البحر الرائق

والحاصل أن المذهب عدم التعزير بأخذ المال

(بحر الرائق کتاب الحدود ص ۶۸/ج۵ ط بیروت)

وفیہ

يفسد الاجارة الشرط وله أجر مثله ... قال فی المحيط

وكل شرط لا يقتضيه العقد وفيه منفعة لأحد المتعاقدين يفضي إلى المنازعة فيفسد الاجارة.

(ایضا باب الاجارۃ الفاسدۃ ص ۲۹/ج۸ ط بیروت)

وفی الدر المختار

تفسد الاجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد

(جاری ہے)

Scanned with CamScanner

فكل ما أفسد البيع مما مر يفسدها كجهالة مأجور أو أجرة أو مدة أو عمل وكشرط طعام عبد أو علف دابة أو مرمة الدار أو مغارمها أو عشر أو خراج أو مؤنة رد۔

(الدر المختار مع رد المحتار ص ۴۶-۴۷ ج ۶ ط ایچ ایم سعید کراچی)

واللہ تعالیٰ أعلم وعلمہ أتم وأحکم۔

کتبہ: محمد نعمان تونسوی عفی عنہ

شریک تخصص فی الافتاء بجامعہ دار العلوم

عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال۔

الجواب صواب

دارالعلوم کبیروالا

۱۲/۳/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء